کیا ہندو مسلم اتحاد کی تجویز کامیاب ہوگی؟

اس وقت ہندوستان کی سیاسی فضا ہندو مسلم خلفشار کے باعث ایک تشویشناک منظر پیش کر رہی ہے۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ سیاسی طور پر ہر دو اقوام کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان جو رسہ کشی گزشتہ چند ماہ سے ہو رہی ہے وہ اگر جاری رہی۔ تو نہایت خطرناک نتائج رونما ہوں گے۔

کانگرس نے مسلمان لیڈروں کو نظر انداز کر کے عام مسلمانوں کو زیر اثر لانے کے لئے جو مہم شروع کی تھی۔ اور جس کا اعلان پنڈت جواہر لال صاحب نے بحیثیت صدر کانگرس نہایت عریاں الفاظ میں کرتے ہوئے یہاں تک کہدیا تھا۔ کہ مسلمانوں کے پاس سوائے تفرقہ اور شقاق کے کچھ نہیں۔ وہ ایک ایسی فوج ہیں۔ جس کا کوئی جرنیل نہیں۔ اور جو لوگ ان کے لیڈر کہلاتے ہیں۔ وہ اس قابل نہیں۔ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے انہیں مخاطب کیا جائے۔ اس طریق عمل نے حالات کو اور زیادہ بگاڑ دیا۔

ان حالات میں کانگرس کی طرف سے اب پنڈت جواہر لال صاحب کا ہندو مسلم اتحاد کے لئے مسلم لیگ کو دعوت دینا جہاں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان پر عام مسلمانوں کو براہ راست یا ان مسلمانوں کے ذریعہ جو کانگرس کے ساتھ پہلے ہی وابستہ ہیں اور جنہیں مسلمان ہندوؤں کے تنخواہ دار کارندے سمجھتے ہیں۔ زیر اثر لانے کی پالیسی سراسر غلط اور نقصان رساں ہے وہاں انہیں یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی ہے۔ کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مسلمان لیڈروں کو دعوت دی جائے۔

اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ انہوں نے اس دعوت کو مؤثر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اور یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ :-

"میں مسلم لیگ کی موجودہ تشکیل کا نیز اس کی بعض قراردادوں کا جنہوں نے اسے کم از کم ظاہرہ طور پر کانگرس کے قریب تر کر دیا ہے۔ خیر مقدم کرتا ہوں۔ اس کے نئے نصب العین یعنی آزادی کامل کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اسے جامۂ عمل پہنانے کی سعی کی جائیگی جو غیر ملکی حکومت کے خلاف ہماری جد وجہد کو تقویت دے گی۔"

پھر لکھا ہے۔ "اگر میرا یہ خیال صحیح ہے۔ تو آؤ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اور تمام مخالف حکومت عناصر کو جو ملک میں موجود ہیں۔ ساتھ ملا کر آزادی کی جنگ لڑیں۔ خواہ وہ طریق جنگ بالواسطہ ہو۔ یا بلاواسطہ۔ اس سے غرض نہیں۔"

اس کے علاوہ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے حال کے اجلاس میں متفقہ طور پر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ اس جھگڑے قضیہ کو فیصل کرنے کی فوری ضرورت ہے۔

جہاں تک کانگرس کا تعلق ہے یہ حالات بہت کچھ امید افزا ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض ہندو مسلم اخبارات نے ایسا رویہ اختیار نہیں کیا۔ جو کامیابی کو قریب لانے والا ہو۔ مثلاً "ملاپ" نے لکھا ہے۔ کہ :-

"اگر اس اعلان کے بعد لیت و لعل ہوتا رہا۔ اور نئے حیلے بہانے تراشے جاتے رہے۔ تو کانگرس کے لیڈروں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ (مسلمان) اس قابل نہیں۔ کہ ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بار بار بڑھایا جائے۔"

گویا "ملاپ" کے نزدیک مسلمانوں کو محض اعلان پڑھ کر ہی مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ اور کوئی چون و چرا نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ انہیں ہمیشہ کے لئے دوستی کے ناقابل قرار دے دیا جائیگا

اسی طرح "ملاپ" نے یہ لکھ کر بھی کوئی عمدہ نمونہ پیش نہیں کیا۔ کہ "کانگرس صدر کی دلجوئی کے باوجود مسٹر جناح کا دماغ درست نہیں ہوا۔"

اس کے مقابلہ میں اس قسم کے فقرات بھی موزون نہیں قرار دیئے جا سکتے۔ کہ :-

"کانگرسی فرعونیت کے بارے میں انحطاط کے آثار"

جب ملک اور قوم کی بہتری۔ اور بھلائی کے لئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہندو مسلمان متحد ہو کر اس کے لئے جد وجہد کریں۔ تو پھر اتحاد کے لئے کسی طرف سے آمادگی پر ہر محب وطن کو خوش ہونا چاہیئے۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ نہ کہ اس کو ناکام بنانے کے درپے ہو جانا چاہیئے۔

اوپر کی مثالیں ہم نے بطور نمونہ پیش کی ہیں۔ ورنہ اس بارے میں بہت کچھ کہا جا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے اگر اب کے بھی ہندو مسلم اتحاد کی بیل منڈھے نہ چڑھنے پائے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے ؎

چونکہ مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ کے وقت نمازیوں کی تعداد بفضل خدا روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جو مسجد کے علاوہ پاس کی گلیوں اور مکانوں تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے لاؤڈ سپیکر لگانے کی دیر سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں اس کی تاکید فرمائی تھی۔ الحمد للہ اب یہ آلہ لگ گیا ہے۔ اور آج پہلی دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے ذریعہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خدا کرے مسجد کی توسیع کا کام بھی بہت جلد شروع ہو جائے تاکہ نمازی آسانی کیساتھ خطبہ سن سکیں اور نماز پڑھ سکیں ؎

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؎

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد

انصار اللہ ڈھاکہ کا تبلیغی دورہ

ڈھاکہ ۷ جنوری۔ سکرٹری صاحب مجلس انصار اللہ ڈھاکہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے انصار اللہ کی ٹورسٹ پارٹی جو چودہری مظفر الدین صاحب بی اے جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کے زیر قیادت پیادہ تبلیغی دورہ کر رہی ہے۔ ضلع میمن سنگھ کے بہت سے مقامات کا دورہ کرنے کے بعد ۲ جنوری سوندھاردی پہونچی۔ اس کے بعد پارٹی نے اور بھی بہت سے مقامات کا دورہ کیا۔ اور گزشتہ شب صحیح سلامت اور خوش و خرم واپس ڈھاکہ پہونچ گئی۔ اس تبلیغی دورہ کے دوران میں ارکان پارٹی کو جو حالات پیش آئے۔ وہ انہوں نے نہائت دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔ اور کہا کہ دیہاتی لوگوں کا معیار اس سطح سے بلند ہے۔ جیسے عام طور پر بعض لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ نیز یہ لوگ فرقہ وار حسد اور تعصب سے پاک ہیں آئندہ اتوار کو مقامی مجلس انصار اللہ ایک اجلاس منعقد کرے گی جس میں ٹی۔ پارٹی کے بعد دورہ کرنے والے احباب اپنے اپنے تاثرات بیان کریں گے۔ ٹورسٹ پارٹی کے ارکان پیغام احمدیت کو جو صداقت اور حقیقی صلح و امن کا پیغام ہے کرۂ عالم کے کونے کونے تک پہونچانے کے لئے تیار و آمادہ ہیں ؎

درخواست ہائے دعا

مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اپنی اپیل میں کامیابی کے لئے۔ عبد القادر صاحب گوجرانوالہ امتحان پبلک سروس کمیشن میں کامیابی کے لئے۔ خواجہ عبد الرحمن صاحب کلرک الفضل اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے ؎

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے ؎

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؎

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؎

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا ؎

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے ؂

چونکہ مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ کے وقت نمازیوں کی تعداد بفضل خدا روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جو مسجد کے علاوہ پاس کی گلیوں اور مکانوں تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے لاؤڈ سپیکر لگانے کی دیر سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں اس کی تاکید فرمائی تھی۔ الحمد للہ اب یہ آلہ لگ گیا ہے۔ اور آج پہلی دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے ذریعہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خدا کرے مسجد کی توسیع کا کام بھی بہت جلد شروع ہو جائے تاکہ نمازی آسانی کیساتھ خطبہ سن سکیں اور نماز پڑھ سکیں ؂

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؂

انصار اللہ ڈھاکہ کا تبلیغی دورہ

[illegible] جنوری۔ سکرٹری صاحب مجلس انصار اللہ ڈھاکہ بذریعہ تار اطلاع دیتے [illegible] احمدیہ ڈھاکہ کے انصار اللہ کی ٹورسٹ پارٹی جو چودھری مظفر الدین [illegible] جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کے زیر قیادت پیادہ تبلیغی دورہ کر رہی ہے۔ ضلع میمن سنگھ کے بہت سے مقامات کا دورہ کرنے کے بعد ۲ جنوری موندھاردی پہونچی۔ اس کے بعد پارٹی نے اور بھی بہت سے مقامات کا دورہ کیا۔ اور گزشتہ شب صحیح سلامت اور خوش و خرم واپس ڈھاکہ پہونچ گئی۔ اس تبلیغی دورہ کے دوران میں ارکان پارٹی کو جو حالات پیش آئے۔ وہ انہوں نے نہائت دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔ اور کہا کہ دیہاتی لوگوں کا معیار اس سطح سے بلند ہے۔ جسے عام طور پر بعض لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ نیز یہ لوگ فرقہ دار حسد اور تعصب سے پاک ہیں آئندہ اتوار کو مقامی مجلس انصار اللہ ایک اجلاس منعقد کرے گی جس میں ٹورسٹ پارٹی کے بعد دورہ کرنے والے احباب اپنے اپنے تاثرات بیان کریں گے۔ ٹورسٹ پارٹی کے ارکان پیغام احمدیت کو جو صداقت اور حقیقی صلح و امن کا پیغام ہے کرۂ عالم کے کونے کونے تک پہونچانے کے لئے تیار و آمادہ ہیں ؂

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے ؂

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور ہے ؂

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؂

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؂

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا ؂

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

درخواست ہائے دعا

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اپنی اپیل میں کامیابی کے لئے۔ عبدالقادر صاحب گوجرانوالہ امتحان پبلک سروس کمیشن میں کامیابی کے لئے۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کلرک الفضل اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائیگا۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان۔

تبلیغ بذریعہ تحریر

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مندرجہ بالا موضوع پر حسب ذیل تقریر فرمائی :-

مَیں احباب کو اس فرض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں - جو تحریری تبلیغ کے متعلق ان پر عائد ہوتا ہے - اس سے میرا مطلب دعوت و تبلیغ کا وُہ شعبہ ہے جو تبلیغ بذریعہ تحریر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "فتح اسلام" میں تبلیغ کے پانچ شعبے بیان فرمائے ہیں - ان شعبوں میں سے ایک شعبۂ تبلیغ بذریعہ تحریر ہے - دوسرا شعبہ تصنیف کا ہے - اور تیسرا ٹریکٹوں کا - جو وقتاً فوقتاً شائع کئے جاتے ہیں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہمارے پاس موجود ہیں اور ان میں وُہ روحانی خزانہ ہے - جو کبھی ختم ہونے والا نہیں - اور نہ اس کو ہم نے ابھی تک پورے طور پر استعمال کیا ہے ::

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے تراجم

آپ نے علوم روحانی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہمارے لئے مہیا فرمایا ہے - اس لئے ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے - کہ آپ کی تصانیف کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کریں آپ کی کتب زیادہ تر اُردو میں ہیں - لیکن ان کی جس قدر اشاعت اس زبان میں ہونی چاہیئے - وُہ ابھی تک نہیں ہوئی - پھر ہندوستان میں اور بہت سی زبانیں پائی جاتی ہیں - جن میں سے کسی ایک زبان میں بھی ان کتابوں کا ترجمہ نہیں ہوا لیکن ہمارا فرض ہے - کہ ہم تمام زبانوں میں ان کتب کو شائع کریں - اور سر دست کم از کم ہندوستان کی بڑی بڑی زبانوں میں ہی ان کا ترجمہ ہو جائے - کیونکہ کئی دفعہ غیر مسلموں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے - کہ ہم ان کتابوں کے مطالب کو ان کی زبان میں ان تک پہونچائیں - کئی جگہ سے ہمیں خطوط آتے رہتے ہیں - کہ ہندی - بنگالی اور گجراتی زبانوں میں ان کتابوں کی ضرورت ہے میں اس کے متعلق اس وقت کوئی خاص تحریک نہیں کرنا چاہتا - صرف اہل علم احباب کو ان کے ترجمے کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں - ہندی زبان میں ہماری اشاعت کی بہت کمی ہے - چنانچہ ہم نے جب ایک ٹریکٹ ہندی میں شائع کیا - تو بہت لوگوں نے اسے پسند کیا - اور جن جن علاقوں میں ہم نے وہ ٹریکٹ بھیجا - وہاں سے لوگوں نے ہمیں خطوط لکھے - کہ ہمیں اس قسم کا اور لٹریچر بھجوایا جائے انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا - کہ بیعت فارم کا ہندی میں ترجمہ کیا جائے - اور نماز کا بھی ہندی میں ترجمہ کیا جائے ::

ہندوستان میں بہت سے علاقے ایسے ہیں - جہاں اردو رائج نہیں - وہاں صرف ہندی زبان رائج ہے - اس لئے ہمارا فرض ہے - کہ ہم ان لوگوں تک پیغام حق پہونچائیں اسی طرح بنگالی اور گجراتی زبان کے علاقوں سے بہت سے خطوط آئے ہیں - کہ ان علاقوں میں بھی لٹریچر بھیجا جائے ::

اخبارات اور رسالے

اب میں دوسری شق لیتا ہوں - اور وُہ شق اخبارات اور مستقل رسالوں کی ہے - میں سمجھتا ہوں - ہمارے اخبارات کا دائرہ اشاعت جس قدر وسیع ہونا چاہیئے - ابھی تک اتنا وسیع نہیں ہوا - بہت سے اہل قلم اصحاب ایسے ہیں - جو ان کے لئے مفید مضامین لکھ سکتے ہیں مگر وُہ لکھتے نہیں مضمون نویسوں کا ایک بہت محدُود دائرہ ہے - اور وُہی بار بار مضامین لکھتا ہے - اس امر کی طرف بھی میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں - کہ وُہ اپنے اپنے علاقوں سے مفید اور دلچسپ خبروں کے علاوہ ایسے اہم مضامین جو جماعت کے لئے مفید ہو سکتے ہوں - ہمارے اخباروں کو ارسال کیا کریں - اور مستقل طور پر ایسے مضامین لکھا کریں ::

میں سمجھتا ہوں - کہ اگر اس طرف توجہ کی جائے - تو ہمارے اخبارات کی اشاعت زیادہ وسیع ہو سکتی ہے اسی طرح ہمارے رسالہ جات کا حال ہے ان میں ریویو آف ریلیجنز اردو کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے - اس کے مضامین پہلے کی طرح اعلےٰ پایہ کے نہیں ہوتے -

خواتین کے رسالہ "مصباح" کو بھی یہی ضرورت درپیش ہے - اس میں بھی مضامین کا دائرہ بہت محدُود ہے ::

تبلیغی ٹریکٹ

اس کے بعد میں تحریری تبلیغ بذریعہ ٹریکٹ کو لیتا ہوں - اس کے لئے نشر و اشاعت کا صیغہ قائم کیا گیا ہے - مجلس مشاورت کے موقعہ پر اس صیغہ کو نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت رکھا گیا تھا - یہ صیغہ ہر سال ایک لاکھ سے زائد ٹریکٹ شائع کرتا ہے - لیکن ٹریکٹوں کا یہ سلسلہ جوں جوں وسیع ہو رہا ہے ان کی مانگ بھی بہت زیادہ ہو رہی ہے

تبلیغی خط و کتابت

آخری شعبہ تحریری تبلیغ کے متعلق خط و کتابت ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدا میں خط و کتابت کے ذریعہ ہی تبلیغ شروع کی - اور وُہ صحابہ بھی جو ابتدائے دعوےٰ میں آپ پر ایمان لائے - اپنے دوستوں کو خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کیا کرتے تھے - خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ میں جہاں صداقت کو قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے - وہاں آپس کے تعلقات بھی بڑھتے ہیں - اور اس طرح بہت سے دینی امور آسانی سے حل ہو جاتے ہیں - اور دائرہ تبلیغ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے - خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ اسی زمانہ کے لئے ضروری نہیں - بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مختلف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خطوط بھیجا کرتے تھے - اور بہت سے صحابہ کرام بھی اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کرتے تھے - حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اسی ذریعہ سے بہت سے لوگوں کو تبلیغ کی - جس کی وجہ سے امریکہ - آسٹریلیا اور دوسرے ممالک میں بعض جماعتیں قائم ہو گئیں ::

میرا منشاء یہ ہے - کہ ہر کام کو ہم وسیع پیمانہ پر چلائیں - پس میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس اہم امر کی طرف متوجہ ہوں اور جو لوگ اس ذریعہ تبلیغ میں حصہ لے سکتے ہوں - وُہ اسے مستقل طور پر جاری رکھیں اس کے متعلق ایک بات - جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے - کہ جو اصحاب خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہوں وُہ نظارت دعوت و تبلیغ سے مختلف لوگوں کے پتے حاصل کر سکتے ہیں - جو اصحاب غیر ممالک میں جانا چاہتے ہوں - وُہ ان ممالک کے لوگوں کے پتے بھی دفتر دعوۃ و تبلیغ سے لے سکتے ہیں پس میں احباب کی خدمت میں تبلیغ کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کی تحریک کرتا ہوں تاکہ دُنیا کا کوئی کونہ ایسا باقی نہ رہے - جہاں پیغام حق نہ پہونچا ہو - اور کوئی جگہ ایسی نہ رہے - جہاں ایسے تبلیغی خطوط نہ بھیجے گئے ہوں - نشر و اشاعت کا صیغہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے - لیکن اگر احباب نے اس کی طرف توجہ کی - تو سستے سے سستا تبلیغی لٹریچر چھپا کر سکیگا - پس جسقدر ان کے امکان میں ہو احباب اس کو ضرور نوازتے رہیں ::

غیر مبایعین کا بے اصولا پن

لفظ "مجازی" کی آڑ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت حقیقیہ کا انکار

از میاں محمد سعید صاحب سعدی لاہور

غیر مبایعین کا عذر نامعقول

پیشتر ازیں یہ امر قطعی طور پر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ غیر مبایعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی محدث قرار دینا محض ایک ڈھکوسلہ ہے۔ ورنہ قرآن شریف احادیث نبویہ اور تازہ کلام الہیٰ میں اس ازسرتاپا غلط عقیدہ کی قطعاً کوئی بنیاد نہیں۔ غیر مبایعین جب سوائے تاویلات رکیکہ اور استنباطات بے سروپا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیر نبی محدث قرار دینے میں اپنے عقیدہ کی تائید میں کوئی اثباتی دلیل قرآن اور احادیث نبویہ اور تازہ کلام الہیٰ سے نہیں پاتے۔ تو یہ نامعقول عذر پیش کر دیتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو مجازی نبی قرار دیا ہے۔ اور حقیقی نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور نیز چونکہ مجازی نبی سوائے اس کے کہ وہ غیر نبی محدث ہو۔ شرعی اصطلاح میں نبی قرار نہیں پا سکتا۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی محدث ماننے پر مجبور ہیں۔ لیکن ہم بفضلہٖ تعالےٰ ذیل میں اس امر کو یقینی اور قطعی طور سے پایۂ ثبوت تک پہونچاتے ہیں کہ غیر مبایعین کا لفظ مجازی کی آڑ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شرعی حقیقت میں منصباً غیر حقیقی نبی قرار دینا نہ صرف عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ بلکہ ان کے بے اصولاپن کا ایک اور ثبوت ہے

غیر مبایعین کے اس عذر کی بناء حقیقۃ الوحی الاستفتا صـ۶۵ کی یہ عبارت ہے۔ کہ سمیت نبیاً من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ۔ یعنے خدا نے میرا نام مجازی طور پر نبی رکھا ہے۔ نہ کہ حقیقی طور پر۔ گویا غیر مبایعین کے زعم باطل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری عمر میں اگر کچھ اپنے دعوئے نبوت کے متعلق لکھا ہے۔ تو یہی الاستفتاء والی مندرجہ بالا عبارت ہے۔ حالانکہ اس سے بھی جو نتیجہ وہ نکالتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے

غیر مبایعین کا غلط استدلال

اول۔ الاستفتا والی عبارت میں مجاز کا اثبات اور حقیقت کی نفی منصباً نبی ہونے کے اعتبار سے قطعاً نہیں بلکہ اسماً نبی ہونے کے اعتبار سے ہے۔ اور اس میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ باعتباً محمد اور احمد ہونے کے خدا کی طرف سے نبی کا نام پایا ہے۔ اس لئے آپ اسماً مجازی نبی ہیں۔ کیونکہ آپ مجازی محمد ہیں حقیقی محمد نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔ اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا ہے۔ مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نبی مجازاً ہے۔ لیکن اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ منصباً مجازی نبی تھے۔ بلکہ منصباً آپ یقیناً حقیقی نبی تھے مجازی نہ تھے۔ اور اس بات کا قطعی ثبوت کہ الاستفتاء والی عبارت زیر غور میں نبی سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ نہ صرف عبارت زیر بحث کے سیاق و سباق دیکھنے سے بدیہی الظہور ہو جاتا ہے۔ بلکہ قرآن شریف احادیث نبویہ۔ کتب سابقہ مسیح موعود کی تازہ وحی اور کلام مقدسہ اور تمام امت مرحومہ کا عملی تواتر اس پر شاہد ناطق ہے۔ کہ سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاً اور مسیح موعود کے ثانیاً نبی کے نام سے بطور لقب کلام الہیٰ اور عام بول چال میں کوئی اور نبی نہ ہی پکارا جاتا ہے۔ اور نہ ہی مراد لیا گیا ہے۔ نبی کے نام سے موسوم ہونے میں اول ہونے کے اعتبار سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی ہیں۔ اور ثانی ہونے کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجازی ہیں۔ مطلق نبی اور رسول اللہ کے الفاظ سے عبادات۔ اور کتب اسلامیہ بھری پڑی ہیں اور سابقہ کتب الہامیہ میں "وہ نبی" والی پیشگوئی سے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد سمجھے گئے ہیں۔ کیوں دوسرا کوئی اور نبی حضرت موسےٰ یا حضرت عیسیٰ مراد نہیں۔ بھید اس میں یہی ہے۔ کہ وہ نبی منصباً تو ضرور تھے۔ لیکن بطور لقب کے یقیناً وہ نبی کے نام سے ہرگز موسوم نہیں۔ اس لئے اسماً وہ نبی کہلانے کے مستحق نہیں۔ اسماً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی پہلے نبی ہوئے ہیں۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز تام ہونے کی وجہ سے مسیح موعود جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلعم کا صرف یہ مقصود تھا۔ ..... کہ (وہ موعود) جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لے گا۔ اس کا خلق لے گا۔ اس کا علم لے گا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ ..... تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کے نام سے مجازاً موسوم ہونا آپ کے نبی برحق اور منصباً حقیقی نبی ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے*

خدا کا عطا کردہ لقب حقیقت پر مبنی ہوتا ہے

دوم۔ خدا کی طرف سے مجازاً کوئی نام رکھا جانا ہرگز اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ کہ مورد اس نام کے شرعی اور حقیقی معنوں کا مصداق نہیں ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی نام جو بطور خطاب۔ لقب اور ندا کے ہو۔ ضرور شرعاً اپنے اصلی اور حقیقی معنوں پر محمول ہوتا ہے خواہ

خواہ وہ کسی اور اعتبار سے مجازی ہی کیوں نہ ہو۔ پس یہ بات ہی سرے سے غلط ہے کہ خدا اپنی یقینی اور قطعی وحی اور کلام میں کسی شخص کو کسی نام سے مخاطب کرے۔ اور وہ شخص شرعی حقیقت میں اس نام کا حقیقی مصداق نہ ہو۔ چنانچہ میری تائید اور تصدیق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کھلا کھلا کلام موجود ہے۔ جو یہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"وہ شخص جس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے شیر بہادر کا خطاب ملے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ درحقیقت بہادر ہو۔ کیونکہ خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے۔ یا دھوکہ کھائے۔ یا کسی پولیٹیکل مصلحت کی وجہ سے ایسا خطاب دیدے جس کی نسبت وہ جانتا ہے۔ کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے یہ بات متحقق امر ہے۔ کہ فخر کے لائق وہی خطاب ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۱)

مجازی مسیح موعودؑ اور مجازی مرسل

(سوئم) اگر الاستفتاء والی عبارت بمعیت نبیًا من اللہ علی طریق المجاز ولا علی وجہ الحقیقۃ کے یہ معنے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منصبًا حقیقی نبی نہ تھے۔ تو ایسے بیہودہ اور باطل امر کے قبول کرنے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرعی حیثیت کچھ بھی نہیں رہتی۔ نہ آپ مسیح موعود رہتے ہیں اور نہ آپ مرسل اور مامور۔ کیونکہ آنحضور کو خدا کی طرف سے مسیح کا نام بھی مجازاً ملا۔ اور مرسل کا بھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"خدا نے ..... ایک شخص بھیجا۔ اور اس کا نام اسی طور سے مسیح رکھا۔ جیسا کہ آئینہ میں ایک شکل کا جو عکس پڑتا ہے۔ اس عکس کو مجازاً کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ فلاں شخص ہے سو میں وہی اوتار ہوں۔ جو حضرت مسیح کی روحانی شکل پر بھیجا گیا ہوں"

(ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۳)

پھر تحریر فرماتے ہیں:-

جو مامور کیا جاتا ہے۔ وہ مرسل بھی ہوتا ہے ..... مجازی معنوں کے رو سے خدا کو اختیار ہے۔ کہ کسی ملہم کو ..... مرسل کے لفظ سے یاد کرے ..... خدا کو کیوں یہ حرام ہوگیا۔ کہ مرسل کا لفظ مجازی معنوں میں بھی استعمال نہ کرے"

(سراج منیر صفحہ ۳)

اب مسیح موعود باوجود خدا کی طرف سے مجازاً مسیح کا نام پانے کے شرعی حقیقت میں منصبًا حقیقی مسیح موعود ہیں۔ چنانچہ خود تحریر فرماتے ہیں:-

"وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعودؑ جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن میں پائی جاتی ہے۔ اور احادیث نبویہ میں بھی اس کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ میں ہوں" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱)

اور اسی طرح باوجود خدا کی طرف سے مجازاً مرسل کا لفظ حاصل کرنے کے حضرت مسیح موعودؑ شرعی حقیقت میں منصبًا حقیقی مرسل ہیں۔ اگر آپ کو حقیقی مرسل قرار نہ دیا جائے۔ تو آپ محدث بھی نہیں ٹھہرتے جیسا کہ خود فرماتے ہیں:-

"مرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں" شہادت القرآن صفحہ ۲۷

پھر فرمایا:-

"جیسا خدا تعالےٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا ہے۔ ایسا ہی محدثین کا نام مرسل رکھا ہے" شہادت القرآن صفحہ ۲۷

پھر فرمایا:-

"حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ محدث بھی نبیوں اور رسولوں کی طرح مرسلین میں داخل ہے" (ایام الصلح صفحہ ۷۵)

پھر فرمایا:-

"محدث بھی ایک مرسل ہوتا ہے ×× ×× جو مامور کیا جاتا ہے۔ وہ مرسل ہی ہوتا ہے" (سراج منیر صفحہ ۲-۳)

ان حوالجات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود خدا کی طرف سے مجازاً مرسل کا لفظ پانے کے پھر بھی شرعی حقیقت میں منصبًا حقیقی مرسل ہیں۔ ورنہ آپ کا فی الواقعہ مامور اور محدث ہونا بھی باطل ہے

غیر مبایعین کا بے اصولاپن

الغرض حضرت احمد قادیانی مسیح موعود۔ مرسل۔ مامور اور نبی ہونے میں مجازی پہلو کی ہر ایک شق اور شکل میں من کل الوجوہ ایک ہیں۔ اگر نبی ہوتے ہیں خدا نے آپ کا نام مجازاً نبی رکھا۔ تو بعینہٖ مسیح موعود اور مرسل ہونے میں بھی خدا نے آپ کا نام مجازاً مسیح اور مجازاً مرسل رکھا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ باوجود مجازی پہلو کی ہر ایک شکل میں بکلی ایک ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجازاً مسیح اور مجازاً مرسل نام پانے کا کوئی پہلو تو آپ کے منصبًا حقیقی مسیح موعود اور منصبًا حقیقی مرسل ہونے کا منافی قرار نہیں دیا جاتا۔ لیکن مجازاً نبی کا نام پانے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود منصبًا غیر حقیقی نبی قرار دئے جاتے ہیں۔

ہم غیر مبایعین کے اس بے اصولاپن کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باوجود مجازی پہلو کی ہر ایک شق اور شکل میں ایک ہونے کے کیوں منصبًا مسیح موعود ہونے میں مجازی سے حقیقی بن جاتے ہیں۔ اور منصبًا نبی ہونے میں کیوں مجازی سے حقیقی نہیں بن سکتے آخر اس حماقت اور بے اصولاپن کی کوئی توجیہ ہونی چاہئیے۔ کیا مسیح موعود اور مرسل ہونے میں خدا کی طرف سے مسیح کا نام اور مرسل کا لفظ علی طریق المجاز ولا علی وجہ الحقیقۃ ہونے کا صریح اعلان اور اقرار موجود نہیں ہے۔ یقینًا ہے۔ تو پھر الاستفتاء والی عبارت سے بمعیت نبیًا من اللہ علی طریق المجاز ولا علی وجہ الحقیقۃ کو لے کر کیوں آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔ اگر غیر مبایعین کے نزدیک الاستفتاء والی محولہ بالا عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منصبًا حقیقی نبی ہونے کی نفی کر دیتی ہے۔ تو کیوں بعینہٖ وہی الفاظ حضرت اقدس کے منصبًا حقیقی مسیح موعود۔ منصبًا حقیقی مرسل اور مامور ہونے کی نفی نہیں کرتے۔ آخر یہ بلاوجہ اور بلادلیل ایک کی نسبت نفی اور دوسرے کی نسبت اثبات کیوں؟

اتحاد پارٹی کی مفید عام تجاویز

لاہور ۶ جنوری۔ اتحاد پارٹی کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۰ جنوری کو شروع ہونیوالا ہے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کی جائینگی۔ (۱) سب ججوں کی بھرتی کے سلسلہ میں لفظ "زمیندار" کی تشریح میں ایسی ترمیم کر دی جائے کہ وہ "قانونی زراعت پیشہ" اشخاص پر بھی عائد ہو سکے۔ (۲) ملازمتوں میں زراعت پیشہ ہندوؤں کے حقوق کا تناسب ہندوؤں کی باقی جماعتوں سے جداگانہ مقرر کر دیا جائے (۳) ۵۵ سالہ سرکاری ملازموں کو لازمی طور سے بلا تاخیر سبکدوش کر دیا جائے (۴) سرکاری ملازمتوں میں انسداد رشوت ستانی کے لئے خفیہ پولیس کا خاص عملہ مقرر کیا جائے۔ (۵) ان تمام شہری رقبوں میں جہاں چوکیدارہ نہیں ہے۔ حفاظتی ٹیکس عائد کیا جائے۔ (۶) شمالی ہند کے قانون نہر و آبپاشی ۱۸۷۳ء میں ترمیم کے لئے افسروں اور غیر سرکاری اشخاص کی ایک کمیٹی قائم کی جائے (۷) سرکاری ملازموں کی بھرتی اس اصول کے ماتحت کی جائے کہ آئندہ پانچ سال میں تمام جماعتوں کا تناسب پورا ہو جائے۔ اس شرط کے ساتھ کہ جماعت کے لائق امیدوار اس تعداد میں مل سکیں جتنی ملازمتیں اس کے حصہ میں آئی ہوں (۸) سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص کی ایک کمیٹی قائم کی جائے۔ جو اس امر کے متعلق تجاویز پیش کرے کہ پنجاب میں سود خواری کا انسداد کن طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ (۹) ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو ایک مسودہ قانون مرتب کرے۔ جس کی رو سے دکانداروں کاروبار کرنے والوں اور کمیشن ایجنٹوں کیلئے وہ تمام رقوم جو خیراتی فنڈ کے نام سے وصول کی جاتی ہیں اور خرچ نہیں کی جاتیں سرکاری خزانہ میں داخل کرنا ضروری ہو جائے (۱۰) ہر صوبہ کے ہر ضلع میں ایک جوڈیشل افسر مقرر کیا جائے جو مقروضین کے مکانات کی ناجائز فروخت کے متعلق تحقیقات کرے۔ اور ضروری ہو تو کسی ایسے قانون کی سفارش کرے جس کی رو سے اس قسم کے فروخت شدہ مکانات مالکان اصلی کو واپس کئے جا سکیں اور ڈگریداروں اور دیگر اشخاص کو جو ان کارروائیوں کے ذمہ دار ہوں سزا دی جا سکے (۱۱) ایک کمیٹی اوزان کے تقرر کے لئے قائم کی جائے اور مصنوعی اوزان کے استعمال کرنے کو جرم قرار دیا جائے (۱۲) پنجاب کی پانچوں قسطوں میں بیس بیس لاکھ کے سرمایہ سے ایک ایک کارخانہ قائم کیا جائے۔ اس اصول پر کہ اس کا منافع حکومت اور کارکنوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ (۱۳) جیلوں میں اچھی صنعتیں جاری کی جائیں۔ تاکہ جیل کے صنعتی شعبہ سے حکومت کو معقول منافع ہونے لگے۔ (۱۴) چکی کوٹھہ اور مونج کوٹنے کی مشقیں ... کو زیور علم سے آراستہ کردیں (۱۶) پنجاب کے پانچ اضلاع میں تجربہ کے طور پر شراب کی امتناع کے احکام جاری کر دئے جائیں۔ (۱۷) صوبہ کی ہر تحصیل میں ایک پنچایت افسر مقرر کیا جائے۔ جو ہر گاؤں میں یا چند دیہات میں جو قریب قریب واقع ہوں۔ ایک پنچایت مقرر کرے

ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

مخالفین کی طرف سے تجہیز و تکفین میں مشکلات

خاکسار کے بھائی میاں نیک عالم صاحب احمدی سکنہ ناگڑیاں ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ کا ۲۹ دسمبر کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے ۱۹۳۳ء میں بیعت احمدیت کی تھی۔ اور میرے بھائی صاحب کے ۱۹۲۸ء میں داخل احمدیت ہونے پر ہمارے گاؤں میں (جو کہ عطاء اللہ صاحب بخاری کا وطن ہے) مخالفت کا طوفان عظیم بپا ہوا۔ مکمل بائیکاٹ۔ پانی کنوؤں سے بند۔ مسجد کا داخلہ بند۔ زدوکوب تک نوبت پہنچی۔ اس کے بعد مرحومہ کے والد کے انتقال پر سال گذشتہ میں بھائی صاحب کے عدم شمولیت جنازہ پر پھر ایک دفعہ مخالفت کا سیلاب آیا۔ ان تمام صبر آزما ایام میں مرحومہ نے اپنے والدین اور رشتہ داروں کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔ ہمارے گاؤں میں مرحومہ کی پہلی احمدی نعش تھی جو مخالفین کے منتقمانہ جوروستم کا نشانہ بنی غسل دلانے جنازہ۔ غرضیکہ تجہیز و تکفین میں اپنے بیگانے سب نے مقاطعہ کیا۔ اور بھائی صاحب کے سامنے شرط پیش کی کہ ہمارے جنازوں میں شامل ہوا کرو تب پڑھیں گے مگر اس کو ٹھکرا دیا گیا اس پر مزید افسوس یہ ہے کہ اردگرد کے مواضعات کے چند احمدی احباب جن کے شامل جنازہ ہونے کی امید ہو سکتی تھی۔ تمام کے تمام شمولیت جلسہ سالانہ کے لئے وارد دارالامان تھے۔ ان حالات میں صرف بھائی صاحب اور ماموں صاحب نے جنازہ ادا کر کے انہیں سپرد خدا کیا۔

احباب جماعت سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں۔ نیز بھائی صاحب کے رفع مشکلات اور تین کمسن بچوں کی بہتری اور پسماندگان کے صبر و استقامت کی دعا کی درخواست ہے۔

(الفضل) ہم جہاں اس مخلص احمدی خاتون کی استقامت کو اپنی جماعت کی ان خواتین کے سامنے پیش کرتے ہیں جنہیں احمدیت کی وجہ سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہاں یہ بھی درخواست کرتے ہیں کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اور دعائے مغفرت کی جائے

فری ٹون (سیرالیون) میں احمدی مبلغ کی تقریریں

اکتیس اصحاب احمدیت میں داخل ہوئے

خاکسار نے دو لیکچر دیئے۔ ایک Wilberforce Memorial ہال میں جو فری ٹون کا سب سے بڑا ہال ہے۔ مضمون سیرۃ النبی تھا۔ قریباً ایکسو افراد موجود تھے مسٹر احمد الہادی O.B.E اور جسٹس آف پیس نے فرائض صدارت ادا کئے۔ لیکچر ایک گھنٹہ جاری رہا اور ایک گھنٹہ تک سوالات کے جواب دیئے۔

دوسرا لیکچر آل مسلم کانگرس کے جلسہ میں ہوا۔ مضمون احمدیت تھا دوسو افراد جلسہ میں موجود تھے۔ غیر احمدی سوسائیٹی کے چوٹی کے آدمی تھے۔ لیکچر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ بعض سوالات کے جواب دیئے۔ اس موقعہ پر ایک عرب نے مخالفانہ تقریر کی۔ اس کے جواب کے لئے مجھے اگلے اتوار وقت دینے کا وعدہ کیا گیا۔

مختلف مقامات پر پرائیویٹ تقریریں کر چکا ہوں۔ بہت سے لوگوں کو انفرادی تبلیغ کی ہے۔

اس وقت تک ۱۸ کس نے بیعت فارم پُر کر دئے ہیں سینکڑوں قریب آ رہے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی ہوگا۔ نومبائعین کی اپنی استقامت اور ان کے حقیقی طور پر احمدی بننے کے لئے دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ ان لوگوں کی بیعت بھی محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ جس میں خاکسار کی کوششوں کا بہت کم دخل ہے۔ ایک قبیلہ کا چیف اور امام مسجد احمدی ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت دے۔

خاکسار
نذیر احمد عفی اللہ عنہ مبلغ انچارج
سیرالیون و گولڈ کوسٹ

موہلکی ضلع گوجرانوالہ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر

موضع موہلکی ضلع گوجرانوالہ میں خاکسار نے معہ اہل وعیال تین صد روپیہ خرچ کر کے نمبر خسرہ ۱۴۳۴/۲ کھوئی وارث والی مشترکہ ملکیت مقبوضہ خود میں مسجد احمدیہ تعمیر کرائی ہے۔ منجملہ اس کے پانچ روپیہ دس آنے بعض احمدی احباب نے چندہ دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرما کر مسجد کو جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذریعہ بنائے۔

خاکسار۔ غلام حسین موہلکی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد ۶ر جنوری۔ مسلم ہوسٹل کے طلبا ء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی جناح نے کہا۔ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں ان کے لئے ایک دوسرے میں مدغم ہونا مشکل ہے۔ طلبا کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ نیشنلزم کے طعنوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے اگر اپنی قوم کی امداد کرنا فرقہ پرستی ہے تو میں فرقہ پرست ہونے پر فخر کرتا ہوں۔

لکھنؤ ۶ر جنوری۔ اخبار پاؤنیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ یو پی کی وزارت میں تبدیلیوں کا امکان ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کام کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ایک اور وزیر مقرر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سوشلسٹ لیڈر سوامی سمپورنانند کو نیا وزیر مقرر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

لکھنؤ ۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے حکومت یو پی نے فیصلہ کیا ہے کہ وزراء کے پارلیمنٹری سکرٹریوں کو ریل یا لاری کے سفر کے معاملہ میں سیکنڈ کلاس افسر اور سفر کے دوران میں الاؤنس کے لئے فرسٹ کلاس افسر تصور کیا جائے پارلیمنٹری سکرٹری وزراء کی ہدایت کے ماتحت سفر اختیار کریں گے۔ اور انہیں اختیار ہوگا کہ جس کام کے لئے سفر پر جا رہے ہوں اس کی نوعیت بیان نہ کریں۔

جبرون ۶ر جنوری۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کو فلسطین کے اس شہر پر جو جرمانہ کیا گیا اس کی فراہمی شروع کر دی گئی ہے۔ اکثر متمول اہالی شہر کچھ عرصہ کے لئے شہر کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ اور دکانیں بند پڑی ہیں۔

بمبئی ۶ر جنوری۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے آچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری کانگرس کو ایک خط کے ذریعہ کانگرس کی صدارت کے لئے مسٹر سبھاش چندر بوس کے حق میں اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

شنگھائی ۶ر جنوری۔ مقامی میونسپل کونسل نے جاپانیوں کے مطالبہ کو تسلیم کر کے جو اختیارات دیدئے ہیں۔ حکومت چین انہیں تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

لنڈن ۶ر جنوری۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم روما لکھتا ہے کہ اطالوی اخبارات میں برطانوی براڈکاسٹنگ کارپوریشن کی طرف سے عربی براڈکاسٹ کے سلسلہ کو اطالیہ کے خلاف حملہ قرار دیا ہے۔ سائینور گیاڈا کا بیان ہے کہ برطانیہ کا ارادہ مخالفانہ ہے۔ برطانیہ ہمیشہ اطالیہ کو بدنام کرتا رہتا ہے۔ لیکن اطالیہ نے برطانیہ کو کبھی بدنام نہیں کیا اگر برطانیہ صرف عربوں سے معاہدہ کر لے تو فلسطین میں فوراً امن قائم ہو جائے۔

بمبئی ۶ر جنوری۔ بابو راجندر پرشاد نے لکھنؤ روانہ ہونے سے پیشتر گاندھی جی سے ملاقات کر کے فرقہ وارا مفاہمت کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ کانگرسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ واردھا میں ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے پیشتر فرقہ وار مصالحت کے متعلق ایک اور قدم اٹھایا جائے گا۔ صدر کانگرس نے مسلمانو کو جو پیشکش کی ہے اس کی روشنی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی حالات و کوائف پر بحث کرے گی۔

شنگھائی ۶ر جنوری۔ میونسپل کانگرس شنگھائی نے اندازہ لگایا ہے کہ بین الاقوامی علاقہ میں جہاں جاپانیوں کا قبضہ ہوا ہے۔ جنگ کے دوران میں ۹۰۰ کارخانے آگ سے تباہ ہو گئے ہیں۔ ان کارخانوں میں تین ہزار ۸ سو ۶۰ مزدور ملازم تھے۔

علیگڑھ ۶ر جنوری۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا جلسہ تقسیم اسناد ۲۳ر جنوری کو منعقد ہوگا۔ جس میں سر آغا خان صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ لارڈ لوتھین کانووکیشن ایڈریس پڑھیں گے۔

لاہور ۶ر جنوری۔ کل لاہور میں اچھوتوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اچھوتوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں بیگار کو بند کیا جائے۔ اچھوت طلبہ کو میٹرک تک مفت تعلیم دی جائے دیہاتی پنچائتوں میں ان کی آبادی کے تناسب سے ممبر لئے جائیں۔ اچھوتوں کو زراعت پیشہ قرار دیا جائے۔ پونا پیکٹ کو منسوخ کر کے جداگانہ انتخاب رائج کیا جائے۔

لاہور ۶ر جنوری۔ ڈی اے۔ وی کالج لاہور کے ہڑتالی طلباء نے جو نازک صورت حالات پیدا کر دی ہے۔ اس کے پیش نظر پرنسپل نے کالج کو دو ماہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ اس سال سالانہ امتحانات نہیں ہونگے

دہلی ۶ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعیتہ اقوام کے ماتحت ہیگ میں جو بین الاقوامی عدالت قائم ہے۔ اس کا ایک جج فوت ہو گیا ہے۔ اس عہدہ کے لئے آسٹریلیا انگلستان ہندوستان اور نیوزی لینڈ کی طرف سے سر سلطان احمد کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ سر سلطان احمد گورنمنٹ آف انڈیا کے قائم مقام کا رس ممبر رہ چکے ہیں۔

بمبئی ۶ر جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر جناح کے جواب میں ہندو مسلم مصالحت کے متعلق جو بیان شائع کیا ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مجموعی حیثیت سے اس پر غور نہیں کیا اور نہ اس کی تصدیق کی ہے۔ یہ بیان پنڈت جی نے اپنی مرضی سے بحیثیت صدر کانگرس دیا ہے۔

قاہرہ ۶ر جنوری۔ مصر کی وفد پارٹی میں نا اتفاقی پیدا ہو گئی ہے۔ وفد پارٹی سے علیحدہ کردہ تین ارکان نے اہل مصر سے ایک اپیل کی ہے۔ کہ وہ احمد ماہر پاشا کی قیادت میں قائم شدہ نئی وفد پارٹی کی حمایت کرے۔ تاکہ ملک کو نحاس پاشا کی آمریت سے نجات حاصل ہو۔

الہ آباد ۶ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر محمد علی جناح مہگاؤں میں مسلمانوں کے ایک اجلاس میں تقریر کرنے گئے۔ وہاں ہندو اچھوتوں کا ایک وفد ان کے پاس حاضر ہوا۔ اہل وفد نے مسٹر جناح سے درخواست کی کہ اپنے حقوق کے حصول میں ہماری امداد فرمائیں۔ مسٹر جناح نے وعدہ کیا کہ جب بھی موقع پیدا ہوا۔ میں اچھوتوں کی پوری پوری امداد کروں گا۔

بیت المقدس ۶ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ شرق الاردن کے ایک انیس سالہ بدوی کو ۱۸ کارتوس رکھنے کے الزام میں فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔

راولپنڈی ۶ر جنوری۔ برفباری کے باوجود ابھی تک وزیرستان میں کامل طور پر امن نہیں ہوا۔ فقیر ایپی بدستور اپنے کام میں مصروف ہے۔ تازہ ترین اطلاع ہے۔ کہ ایک گروہ نے داتا کیمپ پر تین میل کے رقبہ کے اندر ٹیلیفون اور تار کے تمام کھمبے اکھاڑ دیئے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی